السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

لے پالک بچہ یا بچی جب جوان ہوجائیں توان کی شرعی حیثیت کیا ہوگی؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

لے پالک بچہ یا بچی اگر غیر محرم ہواور بچہ جب عورتوں کے "معاملات" سمجھنے لگے، تو اس سے پردہ کیا جائے گا۔ اسی طرح جب مردوں کے معاملات سمجھنے لگے تو اسے بھی اس گھر کے غیر محرم افراد سے پردہ کرایا جائے، اور نہ ان کے نام کے ساتھ اپنا نام لگایا جائے گا، بلکہ اصل باپ کا نام ہی لکھا جائے گا۔

ارشاد باری تعالی ہے:

ما جَعَلَ اللَّهُ لِرَجُلٍ مِن قَلبَينِ فى جَوفِهِ ۚ وَما جَعَلَ أَزوٰجَكُمُ الّـٰـٔى تُظـٰهِرونَ مِنهُنَّ أُمَّهـٰتِكُم ۚ وَما جَعَلَ أَدعِياءَكُم أَبناءَكُم ۚ ذٰلِكُم قَولُكُم بِأَفوٰهِكُم ۖ وَاللَّهُ يَقولُ الحَقَّ وَهُوَ يَهدِى السَّبيلَ ﴿٤﴾ ادعوهُم لِءابائِهِم هُوَ أَقسَطُ عِندَ اللَّهِ ۚ فَإِن لَم تَعلَموا ءاباءَهُم فَإِخوٰنُكُم فِى الدّينِ وَمَوٰليكُم ۚ وَلَيسَ عَلَيكُم جُناحٌ فيما أَخطَأتُم بِهِ وَلـٰكِن ما تَعَمَّدَت قُلوبُكُم ۚ وَكانَ اللَّهُ غَفورًا رَحيمًا ﴿٥﴾.... سورة الاحزاب

اپنی جن بیویوں کو تم ماں کہہ بیٹھتے ہو انہیں اللہ نے تمہاری (سچ مچ کی) مائیں نہیں بنایا، اور نہ تمہارے لے پالک لڑکوں کو (واقعی) تمہارے بیٹے بنایا ہے، یہ تو تمہارے اپنے منہ کی باتیں ہیں، اللہ تعالیٰ حق بات فرماتا ہے اور وہ سیدھی راہ سجھاتا ہے۔ لے پالکوں کو ان کے (حقیقی) باپوں کی طرف نسبت کرکے بلاؤ۔ اللہ کے نزدیک پورا انصاف یہ ہے پھر اگر تمہیں ان کے (حقیقی) باپوں کا علم ہی نہ ہو تو تمہارے دینی بھائی اور دوست ہیں، تم سے بھول چوک میں جو کچھ ہوجائے اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں، البتہ گناہ وہ ہے جس کا تم ارادہ دل سے کرو، اللہ تعالیٰ بڑا ہی بخشنے والا ہے۔

یعنی کسی کو ماں کہہ دینے سے وہ ماں نہیں بن جائے گی، نہ بیٹا کہنے سے بیٹا بن جائے گا، یعنی ان پر بنوت کے شرعی احکام جاری نہیں ہونگے۔

اس لئے اس کی اتباع کرو اور ظہار والی عورت کو ماں اور لے پالک کو بیٹا مت کہو، خیال رہے کہ کسی کو پیار اور محبت میں بیٹا کہنا اور بات ہے اور لے پالک کو حقیقی بیٹا تصور کرکے بیٹا کہنا اور بات ہے۔ پہلی بات جائز ہے، یہاں مقصود دوسری بات کی ممانعت ہے۔

اس حکم سے اس رواج کی ممانعت کردی گئی جو زمانہ جاہلیت سے چلا آرہا تھا اور ابتدائے اسلام میں بھی رائج تھا کہ لے پالک بیٹوں کو حقیقی بیٹا سمجھا جاتا تھا۔ صحابہ کرام بیان فرماتے ہیں کہ ہم زید بن حارثہ کو جنہیں رسول اللہ ﷺ نے آزاد کرکے بیٹا بنالیا تھا زید بن محمد ﷺ کہہ کر پکارا کرتے تھے، حتی کہ قرآن کریم کی آیت ادعوهُم لِءابائِهِم نازل ہوگئی صحیح بخاری تفسیر سورة الاحزاب اس آیت کے نزول کے بعد حضرت ابوحذیفہ کے گھر میں بھی ایک مسئلہ پیدا ہوگیا، جنہوں نے سالم کو بیٹا بنایا ہوا تھا جب منہ بولے بیٹوں کو حقیقی بیٹا سمجھنے سے روک دیا گیا تو اس سے پردہ کرنا ضروری ہوگیا۔ نبی ﷺ نے حضرت ابوحذیفہ کی بیوی کو کہا کہ اسے دودھ پلا کر اپنا رضاعی بیٹا بنالو کیونکہ اس طرح تم اس پر حرام ہوجاؤ گی چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ صحیح مسلم، کتاب الرضاع باب رضاعة الکبیر ابوداود، کتاب النکاح، باب فیمن حرم بہ

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاۃ جلد 1